35 YEARS OF EDUCATIONAL EXCELLENCE

تعمیر کردار سے تعمیر جہاں

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM

UPSS

Shaping the leaders of Ummah

NEWSLETTERS
2023-2024

CAMPUS 08

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM

کتاب کا تبصرہ طارق بن زیاد

شہادت ہے مطلوب و مقصودِ مومن
نہ مالِ غنیمت، نہ کشور کشائی (طارق کی دعا)

علامہ اقبال کے اس شعر نے ہمیشہ مجھے متاثر کیا ہے اس لیے میں نے اس کتاب کا بغور مطالعہ کیا۔ مصنف 'ڈاکٹر راشد مقبول' نے طارق بن زیاد کی زندگی کو بہت آسان زبان میں مختصراً بیان کیا ہے۔ طارق بن زیاد بہت بہادر مسلمان جرنیل تھے جنہوں نے سپین فتح کیا۔ مجھے اس کتاب میں اس واقعے نے سب سے زیادہ متاثر کیا کہ طارق بن زیاد اور ان کی مسلمان فوج جب سپین کے ساحل پر اتری تو انہوں نے یہ حکم دیا کہ کشتیوں کو آگ لگا دیں تاکہ واپسی کا راستہ بند ہو جائے اور سامنے دو ہی راستے رہیں، یعنی فتح یا شہادت

حاجرہ عالم VII-C

سقوطِ ڈھاکہ

میرے پیارے دوستوں اور محترم اساتذہ کرام اسلام و علیکم آج میری تقریر کا موضوع "سقوطِ ڈھاکہ ہے"۔ میرے پیارے ساتھیوں تاریخ گواہ ہے کہ پاکستان بننے کا کوئی امکان نہ تھا۔ مگر قائدِ اعظم کی بھرپور کوششوں سے پاکستان وجود میں آیا۔ پاکستان بننے کا ایک ہی مقصد تھا یعنی لا الہ الا اللہ۔ آپ سب کو پتا ہی ہوگا کہ قیامِ پاکستان کے بعد پاکستان میں میں اسلام کا کوئی نظام نہ تھا معاشرے میں ہندوانہ رسم و رواج عام تھے۔ البتہ مشرقی پاکستان میں صحیح اسلام کا بول بالا تھا۔ پاکستان میں فوجی حکومت آنے کے بعد مشرقی پاکستان کی عوام میں پنجاب کی غلامی بیدار ہو رہی تھی۔ پاکستان کے دونوں حصوں میں ایک دوسرے سے مذہبی اور لسانی اختلافات منظرِ عام پر آنے کے بعد بھارت نے اس جنگ کو بڑھایا اور مشرقی پاکستان کو ایک بڑے خون خرابے کے بعد مغربی پاکستان سے ۱۹۷۱ میں الگ کر دیا۔ سقوطِ ڈھاکہ سے ہم نے کوئی سبق حاصل نہیں کیا۔ ہمارے یہاں کوئی جمہوری حکومت نہ رہی بلکہ کئی دفعہ فوجی حکومتیں آئیں۔ ہمیں اپنے اندر کے باغیوں سے ہوشیار رہنے کی شدید ضرورت ہے تاکہ آئندہ ہم اپنے اور غیروں کو پہچان سکیں۔ اگر اب بھی ہم ہوش میں نہ آئے تو آنے والی تاریخ میں ہم کو بھی غدار لکھا جائے گا۔ اللہ پاک ہم سب کی حفاظت کرے۔

آمین

آپ بیتی

تعارف:

آپ بیتی ایک ایسی کہانی ہے جس کا مرکزی خیال کردار خود بتاتا ہے۔ اپنے جذبات، احساسات اور خواہشات کا بے تکلف انداز میں بیان کرنا **آپ بیتی** کہلاتا ہے۔

پیارے بچو! آپ مجھے پہچانتے ہیں۔ نہیں؟ نہیں! اچھا تو میں آپ کو اپنے بارے میں [redacted] کچھ اہم باتیں بتاتا ہوں۔ میں ہی تو آپ کو اچھے، اچھے کام کرنے سے روکتا ہوں اور برائیوں کی طرف راغب کرتا ہوں۔ صبح جب اذان کی آواز سن کر آپ نماز فجر ادا کرنے کے لیے بستر سے اٹھنا چاہتے ہیں تو میں ہی آپ کو تھپک تھپک کر دوبارہ سلا دیتا ہوں۔ میرے ہی کہنے پر... اور ایک بچی نے دوسری بچی کے پنسل کی نوک جھوٹی یہ کس کے کہنے پر ہوا؟ میرے ہی کہنے پر۔ جب آپ گندے گندے کام کرتے ہیں۔ بڑوں کا کہنا نہیں مانتے، اُن کے آگے زبان چلاتے ہیں، آپس میں لڑتے ہیں، ایک دوسرے کو اذیت دیتے ہیں تو بس میری خوشی کا کوئی ٹھکانا نہیں ہوتا۔ میری مانیے تو آپ مزے میں رہیں گے البتہ اللہ تعالیٰ آپ سے ناراض ہو جائیں گے۔ اگر آپ اللہ تعالیٰ سے پیار کرتے ہیں اور اُسے بھی راضی رکھنا چاہتے ہیں تو میری اور آپ کی کٹی۔ اچھا میں چلا مجھے اور بچوں کو بھی ورغلانا ہے، انہیں اپنا بنانا ہے۔ ارے! ارے! لاحول مت پڑھیے میں چلا۔ کیا آپ جانتے ہیں یہ آپ بیتی کس کی ہے؟ یہ آپ بیتی ایک شیطان کی ہے۔

آپ کا دوست/دشمن؟

سمیعہ ندیم ششم "O"

آپ بیتی

تعارف:

آپ بیتی ایک ایسی کہانی ہے جس کا مرکزی خیال کردار خود سناتا ہے۔ اپنے جذبات، احساسات اور خواہشات کا بے تکلف انداز میں بیان کرنا **آپ بیتی** کہلاتا ہے۔

پیارے بچو! آپ مجھے پہچانتے ہیں۔ ہاں؟ نہیں۔ اچھا تو میں آپ کو اپنے بارے میں [redacted] کچھ اہم باتیں بتاتا ہوں۔ میں ہی تو آپ کو اچھے، اچھے کام کرنے سے روکتا ہوں اور برائیوں کی طرف راغب کرتا ہوں۔ صبح جب اذان کی آواز سن کر آپ نماز فجر ادا کرنے کے لیے بستر سے اٹھنا چاہتے ہیں تو میں ہی آپ کو تھپک تھپک کر دوبارہ سلا دیتا ہوں۔ میرے ہی کہنے پر... اور ایک بچی نے دوسری بچی کے پنسل کی نوک جھوٹی یہ کس کے کہنے پر ہوا؟ میرے ہی کہنے پر۔ جب آپ گندے گندے کام کرتے ہیں۔ بڑوں کا کہنا نہیں مانتے، اُن کے آگے زبان چلاتے ہیں، آپس میں لڑتے ہیں، ایک دوسرے کو اذیت دیتے ہیں تو بس میری خوشی کا کوئی ٹھکانا نہیں ہوتا۔ میری مانیے تو آپ میرے بس میں نہیں گے البتہ اللہ تعالیٰ آپ سے ناراض ہوجائیں گے۔ اگر آپ اللہ تعالیٰ سے پیار کرتے ہیں اور اُسے بھی راضی رکھنا چاہتے ہیں تو میری اور آپ کی ٹھن گئی۔ اچھا میں چلا۔ کچھ اور بچوں کو بھی ورغلانا ہے، انھیں اپنا بنانا ہے۔ ارے! ارے! لاحول مت پڑھیے میں چلا۔ کیا آپ جانتے ہیں یہ آپ بیتی کس کی ہے؟ یہ آپ بیتی ایک شیطان کی ہے۔ آپ کا دوست/دشمن؟

سمیعہ ندیم ہشتم "ا"

عقیدہ ختمِ نبوت

تاریخ اگر ڈھونڈے گی ثانی محمد ﷺ
ثانی تو بڑی چیز ہے سایہ بھی نہ ملے گا

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو دنیا میں بھیج کر یونہی بھٹکنے کے لیے نہیں چھوڑ دیا بلکہ اس کی ہدایت کا سامان انبیاء کرام کی صورت میں پیدا کیا ۔ اور آدمؑ سے اس سلسلے کو شروع کر کے اپنے محبوب محمد مصطفیٰ ﷺ، رحمۃللعالمین ، سید المرسلین، خاتم النبین پر ختم کیا۔

اب آپ ﷺ کے بعد دنیا میں کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اسی عقیدے کو شریعت کی اصطلاح میں عقیدہ ختمِ نبوت کہتے ہیں۔قرآن و حدیث اسکے دلائل سے بھرے پڑے ہیں۔ یہ ہی نہیں بلکہ سب سے پہلا اجماع بھی جو اس امّت میں منعقد ہوا ہوا وہ مسلیمہ کذاب کے قتل پر ہوا تھا، جس کا سبب اسکا دعویٰ نبوت تھا۔

محمد ﷺ کے تقدس پر جو زبانیں نکالیں گے
خدا کے حکم سے ایسی زبانیں کھینچ ڈالیں گے
کہاں رفعت محمدؐ کی ، کہاں تیری حقیقت ہے
شرارت ہی شرارت بس تیری بے چین فطرت ہے

ختمِ نبوت کے باغی کہتے ہیں کہ نبوت رحمتِ خداوند ی ہے۔ اگر نبوت بند ہوگی تو رحمت بھی بند ہو جائے گی۔ ہم باغیانِ ختمِ نبوت سے کہتے ہیں کہ بے شک نبوت بہت بڑی رحمت ہے اور یہ رحمت آدمؑ سے لے کر مختلف انبیاء سے ہوتے ہوئے جو آ رہی ہے وہ رحمت عالمگیر و ہمہ وقت نہ تھی۔

لیکن آپ ﷺ کی آمد پر اللہ سبحانہُ تعالیٰ نے فرما دیا:
"اور محمد ﷺ پورے جہاں کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں "

میرا یہ سوال ہے کہ لا الہٰ الّااللہ کے نام پر تخلیق ہونے والی اس مملکتِ خدا داد میں مجھے اور آپ کو اس بنیادی عقیدے پر پہرا دینے کی ضرورت آخر کیوں پیش آئی؟ جب دنیائے اسلام کا آئین ہمارے لیے ختم نبوت کے عقیدے کو تسلیم کرنا لازم ٹھہراتا ہے تو پھر کبھی مغرب تو کبھی مشرق سے ختمِ نبوت کی مہر کو چھیڑنے کی صدائیں کیوں آتی ہیں؟ کبھی اقتدار کے ایوانوں کے اندر سے تو کبھی باہر سے ختمِ نبوت کے ترمیمی بِل کی بازگشت کیوں سنائی دیتی ہے؟ وجہ صاف ظاہر ہے !ہم وہ دِکھتے نہیں جو ہماری شناخت ہے۔ لٰہذا ہمیں اپنی کھوئی ہوئی شناخت کو ظاہر کرنا ہوگا تا کہ کوئی مسلمانوں اور ان کے عقیدوں کا متزلزل نہ کر سکے ۔ میں اپنی تحریر کا اختتام اس شعر پر کرنا چاہوں گی کہ

نبوت ختم ہے تجھ پُر، رسالت ختم ہے تجھ پُر
ترا دین ارفع و اعلیٰ شریعت ختم ہے تجھ پُر
تیرے ہی دم سے بزمِ انبیاء کی رونق و زینت
تو صدرِ انجمن ہے، شانِ صدارت ختم ہے تجھ پُر
تیری خاطر ہوئے تخلیق یہ ارض و سماں سارے
یہ ہی وجہ ضرورت تھی، ضرورت ختم ہے تجھ پُر

حفصہ فیصل(ہشتم-او)

القدس لنا

نبیوں کی سر زمین ،ارض فلسطین جو ایک بار پھر طاغوت کے نرغے میں ہے۔ 7 اکتوبر 2023 کو فلسطینی مزاحمت کے نتیجے میں اسرائیل کی وحشیانہ بمباری سے اب تک غزہ میں دس ہزار سے زائد بچے شہید اور تقریبا اس سے زیادہ بے گھر اور یتیم ہو چکے ہیں۔ پوری دنیا سراپا احتجاج ہے۔ چاہے مسلمان ہوں یا غیر مسلم ہر انسان غزہ میں ہونے والے ظلم پر احتجاج کرتا نظر آیا۔

اسی سلسلے میں کراچی جو کہ امت مسلمہ کا دل ہے کیسے سوتا ؟یہاں کا بچہ بچہ فلسطین سے اپنی محبت کو اپنے دل میں محسوس کرتا ہے۔ اس لیے بچوں کا غزہ مارچ کا انعقاد بچوں کے دل کی ترجمانی کرتا نظر آیا۔

9نومبر 2023 کو شاہراہ قائدین پر جہاں کراچی کے مختلف اسکولوں کے ہزاروں بچوں نے شرکت کی وہاں عثمان پبلک اسکول سسٹم کے طلبہ و طالبات نے ایمانی حمیت کے ساتھ حصہ لیا۔ تمام اساتذہ اور طلباء و طالبات وقت پر اسکول پہنچے اور گاڑیوں میں سوار ہو کر شاہراہ قاعدین پہنچے ۔ہر کوئی فلسطینی پرچم تھامے ہوئے تھا۔بچوں نے پلے کارڈرز کے ذریعے دنیا کو پیغام دیا کہ فلسطینی مسلمان اس مشکل وقت میں اکیلے نہیں ہیں۔ مارچ کا آغاز تلاوت قرآن سے ہوا اور پھر حافظ نعیم الرحمن نے اپنی تقریر میں دنیا کے حکمرانوں کو للکارا کہ ہم تمام طلبہ و طالبات مسجد اقصیٰ پر ہرگز آنچ نہ آنے دیں گے۔ اور ہر لمحہ اپنے فلسطینی مسلمانوں کی حمایت جاری رکھیں گے ۔آخر میں عثمان پبلک اسکول سسٹم کے ایگزیکیٹیو ڈائریکٹر معین الدین نیر صاحب نے 14لاکھ روپے کا چیک فلسطین فنڈ میں دیا جو کہ تمام طلبہ و طالبات نے جمع کیا تھا۔اللہ ہمارے مسلمان بچوں کی مدد فرمائے۔

ایک خوبصورت واقعہ

ایک غلام تھا، ایک دن وہ کام پر نہ گیا تو اس کے مالک نے سوچا کہ مجھے اس کی تنخواہ میں کچھ اضافہ کر دینا چاہیے تا کہ وہ اور دلجمعی سے کام کرے اور آئندہ غائب نہ ہو۔ اگلے دن مالک نے اس کی تنخواہ سے زیادہ پیسے اسے دیے جو اس نے خاموشی سے رکھ لیے ، لیکن کچھ دنوں بعد وہ دوبارہ غیرحاضر ہوا تو اس کے مالک نے غصے میں آکر اس کی تنخواہ میں کیا گیا اضافہ ختم کر دیا اور اس کو پہلے والی تنخواہ ہی دی، غلام نے اب بھی خاموشی اختیار کی ، تو مالک نے کہا " جب میں نے اضافہ کیا تو تم خاموش رہے اور اب جب کمی کی تو پھر بھی خاموش ہو کیوں ؟" تب غلام نے جواب دیا؟ جب میں پہلے دن غیر حاضر تھا تو اس کی وجہ بچے کی پیدائش تھی اور آپ کی طرف سے تنخواہ میں اضافے کو میں نے وہ رزق خیال کیا جو وہ اپنے ساتھ لے کر آیا، اور جب میں دوسری مرتبہ غیر حاضر تھا تو اس کی وجہ میری ماں کی وفات تھی اور آپ کی طرف سے تنخواہ میں کمی کو میں نے وہ رزق خیال کیا جو وہ اپنے ساتھ واپس لے گئی، پھر میں اس رزق کے خاطر کیوں پریشان ہوں جس کا ذمہ خود اللہ نے اٹھایا ہوا ہے۔

ماہ نور کاشف: جماعت نہم-او

شہداء کی سرزمین فلسطین

فلسطین ایک ایسا خطہ ہے جس پر اسرائیل نے ظلم کے پہاڑ توڑنے میں کوئی کثر نہیں چھوڑی ہے۔ صرف آج سے نہیں بلکہ 1947ء سے یہ جنگ جاری ہے۔ اسرائیلی فوج کو ان ماؤں کا خیال نہیں جو اپنی نظروں کے سامنے اپنے لختِ جگر کا سینہ گولی سے چیرتے ہوئے دیکھتی ہیں۔ کیا ان شہیدوں اور بچوں کا یہ قصور ہے کہ وہ ارضِ فلسطین میں پیدا ہوئے؟کیا ڈیڑھ ارب مسلمانوں کو ان ماؤں کے چیخنے چِلانے،بچوں کے رونے اور بوڑھوں کی آہ و بکا سے درد محسوس نہیں ہوتا۔ حتیٰ کہ ہم پاکستانی قوم یہ تک بھول گئی ہے کہ جب پاکستان ایٹمی قوت بنا تو سب سے پہلے پاکستان میں جشن منایا گیا۔ پاکستان تو پاکستان کوئی بھی مسلمان ملک فلطینیوں کی مدد کے لیے آگے نہیں بڑھ رہا۔ جہاں روز ہمارے مسلمان بہن بھائیوں کا قتلِ عام ہو رہا ہے۔ وہاں ہماری بے حس قوم ٹیلی وژن پر ون ڈے میچ کے مزے لے رہی ہے۔ ہم کم از کم اتنا تو کر سکتے ہیں کہ اسرائیلی معیشت کو زک پہنچانے کے لیے اسرائیلی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں۔ کچھ دنوں تک تک زوروشور سے یہ کام

بھی ہوا لیکن اب سرد پڑ چکا ہے۔ یہ تو طے ہے کہ اُن کی چیزیں خریدنے کا مطلب اپنے ہی مسلمان بہن بھائیوں کے لیے گولیاں خریدنا ہے۔ فلسطینی مسلمانوں کی اس مزاحمت اور اسرائیلی افواج کی مسجدِ اقصیٰ پر قبضہ کرنے کی سر توڑ کوشش پر میں اس شعر سے اُن کا حوصلہ پست کرنا چاہوں گی کہ :

ممکن نہیں مٹانا نام و نشاں تمھارا
سوا لاکھ انبیاء کی لاڈلی مسجد ہے تو

اسرائیلیوں نے ایک کارنامہ یہ بھی انجام دیا ہے کہ ہو بہو ایک سونے کی مسجد وہاں لا کر کھڑی کر دی ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ لوگ سونے کی مسجد دیکھ کر وہاں آئیں۔اور وہ مالا مال ہو جائیں۔آج فلسطین کے لوگ چیخ و پکار کر رہے ہیں کہ کہاں ہے محمد بن قاسم ، کہاں ہے طارق بن زیاد۔ مسجدِ اقصیٰ کی دیواریں چلا چلا کر صلاح الدین ایوبی کو پُکار رہی ہیں لیکن اُن کیبہ آوازیں سننے والا کوئی نہیں۔خدا کرے کہ یہ مسلم ممالک جلد ہوش کے ناخن لیں۔اور اپنے مسلمان بھائیوں کی مدد کرنے ضرور جائیں۔اپنی تحریر کا اختتام میں اس شعر سے کرتی ہوں کہ :

جہاں لوگ دیتے ہیں اپنی جان، ایمان کی خاطر
میں نے اس بستی کا نام ، فلسطین سُنا ہے

رویسہ عندلیپ: جماعت ہفتم -او

میرے پیارے پودے

میں ایک دن اسکول سے آرہا تھا کہ ایک پودے والا آ رہا تھا۔ میں نے اس کو روکا۔ میں نے پودے دیکھے تو بے شمار تھے۔ میں نے اجوائن اور پودینے کا پودا پسند کر کے خریدا۔ مجھے پودوں سے بہت محبت تھی۔ میں نے اجوائن اور پودینے کا پودا پسند کیا اور خریدا۔ مجھے پودوں سے بہت محبت تھی۔ میں نے ایک پودا دادی اور ایک پودا چھت پر رکھا۔میں ان کو روزانہ پانی ڈالتا۔ ایک چڑیا نے چھت والے پودے کا ایک پتا کھایا ۔ میں نے پھر جالی لگائی ۔ اب چڑیا پودا نہیں کھا سکتی تھی۔

محمد فاتح خان۔ جماعت دوم ٹیولپ

میں نے ایک پھول اُگایا

علی نے بہت سال پہلے ایک اجوائن کا پودا لگایا تھا۔ پھر اجوائن کے پودے سے پھول نکلا۔ جب علی کی امی ، ابو اور اس کی بہن نے وہ پودا دیکھا تو خوش ہوگئے ۔ رات میں جب علی کے امی اور ابو سو گئے اور علی بھی سو گیا تو اس کی بہن عالیہ نے وہ پودا توڑ دیا ۔ صبح جب علی اُٹھا اور ٹوٹا ہوا پودا دیکھا تو بہت اُداس ہوا۔ امی نے عالیہ کو ڈانٹا اور سمجھایا کہ پودے بھی زندگی رکھتے ہیں اُن کو توڑا تو انھیں تکلیف پہنچی۔ عالیہ نے یہ سن کر علی سے معافی مانگی اور یہ وعدہ کیا کہ وہ اب کبھی ایسی حرکت نہیں کرے گی۔

عمر عرفان۔ جماعت دوم ٹیولپ

ہفتہ طلبہ رپورٹ

پبلک اسکول کیمپس 8 میں سالانہ روایت برقرار رکھتے ہوئے اس سال بھی ہفتہ طلبہ پورے جوش و خروش سے منا یا گیا۔ ہفتہ طلبہ 19 تا 20 دسمبر 2023 کو منعقد کیا گیا۔اس کا مقصد مختلف سرگرمیوں کے ذریعے طلباء کے اعتماد کو تقویت دینے کے ساتھ ساتھ پڑھائے گئے نصاب کا اعادہ بھی تھا۔اس دوران جماعت ششم تا یازدہم کی طالبات کے لیے ان کی صلاحیتوں اور تعلیمی قابلیت کی مناسبت سے مضامین کے مطابق سرگرمیوں کی منصوبہ بندی کی گئی ۔جیسے کہ مینٹل میتھس کا مقابلہ، انگریزی میں اسپیلنگ بی اور کہانیاں لکھنے کی مشق ، سائنس کے مضامین اور کمپیوٹر اور کمپیوٹر میں پریکٹیکل وغیرہ ۔اسلامیات کے لیے بذریعہ کوئز معلومات عامہ کا اعادہ کروانے کے ساتھ ساتھ حالاتِ حاضرہ پر بھی روشنی ڈالی گئی، مثال کے طور پر غزہ وال بنوائی گئی۔ طالبات کی تربیت کے لیے بات چیت کے سیشن بھی رکھے گئے۔

علاوہ ازیں کچھ جماعتوں کے لیے مشترکہ سرگرمیاں رکھی گئیں جن میں جونئیر جماعتوں کی طالبات کے درمیان کھانا پکانے کا مقابلہ اور سینئیر طالبات کی مناسبت سے چاروں ہاؤسز کے درمیان بیت بازی سرِ فہرست ہے۔

حفصہ فاطمہ : دہم-او

غزہ مارچ

آٹھ نومبر 2023 کو عثمان پبلک سکول سسٹم کے تمام طلباء و طالبات بشمول اساتذہ اکرام کے شاہراہِ قائدین پہ ہونے والے غزہ مارچ میں شامل ہوئے ۔ مارچ کا مقصد غزہ میں جاری جنگ کے خلاف احتجاج کرنا اور مقبوضہ فلسطین کی آزادی کی حمایت کرنا تھا۔

مارچ صبح دس بجے شروع ہوا۔ طلباء اور اساتذہ نے ہاتھوں میں فلسطینی پرچم اٹھائے ہوئے تھے اور وہ "لبیک یا غزہ " کے نعرے لگا رہے تھے۔

عثمان پبلک سکول سسٹم کے کئی طالب علموں نے نے بھی غزہ کے موجودہ حالات پر تقریر کی۔ طلباءنے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ غزہ میں جاری جنگ کے خلاف ہیں اور وہ فلسطینیوں کی آزادی کی حمایت کرتے ہیں۔ اور وہ اب اسرائیلی مصنوعات کا بائیکاٹ بھی کریں گے ۔اللہ تعالیٰ ان مظلوم و نہتے فلسطینیوں کا حامی و ناصر ہو۔

عیشل محمد راشد ششم او

Once upon a time in a small village, there lived a poor farmer named Harry. Harry was known for his hard work and honesty, but despite his efforts, he struggled to make ends meet. One day, harry came across a bag of gold coins in his field. He was over the moon and he took the bag home and decided to keep it to himself.

As days went by, Harry's fortune started to turn around. He was able to pay off his debts and provide a better life for his family. However, as time passed by, harry couldn't shake off the feeling of guilt for keeping the bag of gold coins that didn't belong to him.

One day, harry came across a notice in the village square that a wealthy had lost a bag of gold coins. Harry knew in his heart that this was the bag he had found. Even though, he was tempted to keep it, he decided to return the bag to its rightful owner.

The merchant was overjoyed to have his lost fortune back and as a token of gratitude, he gave harry a small reward. Harry's act of honesty and integrity soon spread throughout the village, and people began to trust and respect him even more.

Finally, harry realized that it was his honesty and integrity that brought him true wealth and happiness, not the bag of gold coins. The moral of the story is that honesty and integrity are priceless virtues that bring respect and trust, which are far more valuable than any material wealth.

VII-O
Hamna Haseeb Khan